احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 7 مارچ 2012ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 7 مارچ 2012ء 13 ربیع الثانی 1433 ہجری 7 امان 1391 ھش جلد 62-97 نمبر 56

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

واضح رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ کی کلام میں یہ وعدہ ہے انی احافظ کل من فی الدار یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہے میں اس کو بچاؤں گا اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک وخشت کے گھر میں بودوباش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔

پیروی کرنے کے لئے یہ باتیں ہیں کہ وہ یقین کریں کہ ان کا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے۔ نہ وہ کسی کا بیٹا نہ کوئی اس کا بیٹا وہ دکھ اٹھانے اور صلیب پر چڑھنے اور مرنے سے پاک ہے۔ وہ ایسا ہے کہ باوجود دور ہونے کے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے وہ دور ہے اور باوجود ایک ہونے کے اس کی تجلیات الگ الگ ہیں انسان کی طرف سے جب ایک نئے رنگ کی تبدیلی ظہور میں آوے تو اس کے لئے وہ ایک نیا خدا بن جاتا ہے اور ایک نئی تجلی کے ساتھ اس سے معاملہ کرتا ہے اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خدا میں بھی تبدیلی دیکھتا ہے مگر یہ نہیں کہ خدا میں کچھ تغیر آجاتا ہے بلکہ وہ ازل سے غیر متغیر اور کمال تام رکھتا ہے لیکن انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی کی طرف انسان کے تغیر ہوتے ہیں تو خدا بھی ایک نئی تجلّی سے اس پر ظاہر ہوتا ہے اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کے وقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلّی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے وہ خارق عادت قدرت اسی جگہ دکھلاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔ خوارق اور معجزات کی یہی جڑ ہے یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے اس پر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اس کے کل تعلقات پر اس کو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق ووفا دکھلاؤ دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اس کو مقدم نہیں رکھتی مگر تم اس کو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ۔ رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے۔ مگر تم اس حالت میں اس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں کچھ جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مرادیابی اور نامرادی میں اس کے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہوگا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے کیا کوئی تم میں ہے جو اس پر عمل کرے اور اس کی رضا کا طالب ہو جائے اور اس کی قضاء وقدر پر ناراض نہ ہو۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 10)

میں گواہ ہوں

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کوئی سورۃ التین آخر تک پڑھے تو آیت ”الیس اللہ......“ یعنی کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں کے بعد کہے بلٰی ...... بے شک اللہ ہی سب حاکموں سے بڑا حاکم ہے اور میں اس پر گواہ ہوں۔

سورۃ القیامۃ کی آخری آیت کیا خدا اس بات پر قادر نہیں مردوں کو پھر زندہ کردے؟ پڑھی جائے تو بلٰی کہنا چاہئے کہ ہاں یقیناً اس پر قادر ہے۔

(ابو داؤد کتاب الصلاۃ، باب مقدار الرکوع السجود حدیث نمبر 753)

روزہ رکھنے کی تحریک

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 7۔اکتوبر 2011ء کے خطبہ جمعہ میں دعاؤں اور عبادات کی طرف توجہ دلائی اور ہفتہ میں ایک دن روزہ رکھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کو میں خاص طور پر توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ دعاؤں کو صرف عام دعائیں ہی نہیں بلکہ خاص دعاؤں کی طرف اب پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں۔ بلکہ ان دعاؤں کے ساتھ ساتھ ہفتہ میں ایک نفلی روزہ بھی رکھنا شروع کردیں۔

مورخہ 14 اکتوبر 2011ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے روزہ کے بارہ میں مزید وضاحت فرمائی:۔

مناسب ہوگا کہ جماعتی طور پر ایک ہی دن روزہ رکھا جائے۔ ہر مقامی جماعت اپنے طور پر بھی فیصلہ کرسکتی ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ مقامی جماعت میں بھی ایک فیصلہ ہو۔ پیر یا جمعرات کے دن رکھ لیا جائے۔ یہی پاکستان کے احمدیوں کو میں نے کہا تھا۔ بہرحال جو میں نے تحریک کی تھی اس کی طرف بھرپور توجہ دینے کی ضرورت ہے جماعت کو۔

حضور انور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ہر جمعرات کو تمام احباب جماعت روزہ رکھیں۔ اگر کسی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکیں تو پیر والے دن روزہ رکھ لیں۔ اللہ کرے کہ ہم سب اپنے پیارے امام کی تحریک پر لبیک کہنے والے ہوں۔ آمین

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

تبرکات

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

آنحضرتؐ سے ہر وقت انوار روحانی کا صدور ہوتا رہتا تھا

ایک حدیث کے نہایت پُر معارف معانی اور اسرار حدیث کا بیان

انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک موقعہ پر آنحضرت ﷺ کے پاس دودھ (جس میں پانی ملا ہوا تھا) لایا گیا۔ اس وقت آپ کے دائیں طرف ایک اعرابی یعنی کوئی عام دیہاتی آدمی تھا اور بائیں طرف حضرت ابوبکر تھے۔ آپ نے دودھ پیا اور اپنا بچا ہوا دودھ اس اعرابی کو دے دیا اور فرمایا دائیں جانب دائیں جانب ہی ہے۔

دوسری روایت میں آتا ہے کہ اس مجلس میں حضرت عمرؓ بھی تھے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ اپنا بچا ہوا دودھ ابوبکرؓ کو دیجئے۔ اس پر آپ نے فرمایا دایاں دایاں ہی ہے۔

جاننا چاہئے کہ افراد کی فضیلت دو قسم پر ہے۔ ایک ذاتی فضیلت اور دوسرے حالاتی فضیلت۔ ذاتی فضیلت تو اس طرح پر ہوتی ہے کہ مثلاً ایک شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ مقرب ہے اور دوسرا اس سے کم تو اس صورت میں مقدم الذکر شخص دوسرے پر فضیلت رکھے گا اور یہ فضیلت اس کی ذاتی فضیلت کہلائے گی۔ حالاتی فضیلت کی یہ مثال ہوسکتی ہے کہ مثلاً ایک شخص ایک وقت کسی نہایت مبارک اور پاک جگہ میں ہے اور دوسرا جو ذاتی فضیلت کے لحاظ سے اس سے بہت بڑھا ہوا ہے۔ اس وقت کسی وجہ سے اس جگہ کی نسبت کسی کم مبارک جگہ میں ہے۔ مثلاً ایک مسجد میں ہے اور دوسرا بازار میں یا ایک مسجد کی پہلی صف میں ہے اور دوسرا پیچھے تو اس مقدم الذکر شخص کو دوسرے شخص پر حالاتی فضیلت حاصل ہوگی اور ظاہر ہے کہ یہ ایک محض جزوی اور وقتی فضیلت ہوگی مگر ہوگی ضرور۔

دوسرے یہ جاننا چاہئے کہ روحانی امور میں کسی شخص کی فضیلت ذاتی کے متعلق یقینی علم حاصل کرنا ایک نہایت ہی مشکل امر ہے۔ بلکہ حق یہ ہے کہ یہ علم صرف خدا کو ہی حاصل ہوتا ہے۔ یا جسے خدا چاہے یہ فراست عطا کرتا ہے۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ جب روحانی ترقیات کے تمام ذریعے شریعت نے کھول کر بتا دیئے ہیں تو پھر کسی کی فضیلت ذاتی کا علم کس طرح مخفی ہوسکتا ہے کیونکہ جو شخص ان ذرائع کو جس حد تک استعمال کرتا نظر آئے گا وہ اس حد تک فضیلت رکھنے والا سمجھا جائے گا مگر یہ خیال باطل ہے کیونکہ اول تو گو روحانی ترقیات کے ذرائع سب بیان شدہ ہیں مگر سب ظاہر و نمایاں نہیں ہیں بلکہ بہت سے مخفی ہیں جن کا علم خاص مجاہدہ سے کھلتا ہے اور عامۃ الناس تو الگ رہے بعض اوقات ظاہری علوم کے حامل بھی ان سے آگاہ نہیں ہوتے۔ دوسرے کسی شخص کا ان ذرائع کو استعمال کرتا ہوا نظر آنا اس بات کی دلیل بھی نہیں ہوسکتا کہ وہ شخص صاحب فضیلت روحانیہ ہے۔ کیونکہ قلب کی نیّات کو جن پر سب شے کا دارومدار ہے۔ کوئی نہیں جانتا اور پھر اگر نیات درست بھی ہوں تو دوسرے مخفی امراض کو کون سمجھ سکتا ہے بلکہ نیات اور مخفی امراض تو ایسی مخفی اشیاء ہیں کہ بعض اوقات خود سالک بھی ان کے متعلق دھوکا کھا جاتا ہے۔ لہٰذا کسی کی ذاتی فضیلت کا علم ایک نہایت ہی مشکل امر ہے اور کم از کم ظاہری علوم سے تو یہ حاصل نہیں ہوسکتا لیکن اس کے مقابلہ میں کسی کی حالاتی فضیلت کا علم ایک بالکل آسان امر ہے جسے عام واقفیت رکھنے والا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کیونکہ اس کو حقیقت سے واسطہ نہیں۔ بلکہ صرف ظاہری حالت سے تعلق ہے۔

ان دو باتوں کے بیان کرنے کے بعد خاکسار عرض کرتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنا جو بچا ہوا دودھ اس اعرابی کو دیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہ دیا تو آپ نے اپنے اس فعل سے امت کو بعض عظیم الشان سبق دیئے۔

اول آپ نے اپنے اس فعل سے اپنی امت کو اس بات کا علم دیا اور احساس کرایا کہ جس طرح جسمانی طور پر منور اشیاء مثلاً سورج، چاند، چراغ وغیرہ ہر وقت اپنی روشنی کی کرنیں باہر پھینکتے رہتے ہیں۔ اسی طرح روحانی طور پر منور اشیاء سے بھی ہر وقت انوار باطنی کا ظہور ہوتا رہتا ہے اور کوئی وقت ایسا نہیں ہوتا کہ ضیاء روحانی کی کرنیں ان سے صادر ہونی رک جائیں کیونکہ اگر یہ نہ تسلیم کیا جائے تو پھر آنحضرت ﷺ کا ایمن فا لا یمن فرمانا یعنی دایاں دایاں ہی ہے بے حکمت ٹھہرتا ہے کیونکہ اگر آپ کے پاس بیٹھنے میں فی ذاتہٖ کوئی اثر نہیں تو نہ پھر دائیں کا سوال رہا اور نہ بائیں کا۔ نہ پاس کا نہ بُعد کا۔ نہ آگے کا نہ پیچھے کا خوب غور کرلو۔ یہ سوالات تبھی پیدا ہوسکتے ہیں جب یہ تسلیم کیا جائے کہ آپ کے اندر سے ہر وقت خاموش طور پر انوار روحانی کا صدور ہوتا رہتا تھا۔ دائیں بائیں کے مقابلہ کے سوال کو فی الحال الگ رکھو۔ صرف اس بات پر نظر کرو کہ آنحضرت ﷺ نے جہات میں سے کسی ایک جہت کے متعلق خاص برکت کے الفاظ فرمائے ہیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ کے وجود کے اندر سے انوار باطنی نکل نکل کر اس جہت کو مبارک کر رہے ہیں۔ ورنہ اگر یہ نہیں تو اس کی برکت کیسی اس حدیث سے نورانی وجودوں کے محض قرب سے دوسری اشیاء کا (بشرطیکہ وہ قبولیت کا مادہ رکھتی ہوں) متاثر ہونا ثابت ہوتا ہے اور یہ وہ عظیم الشان نکتہ ہے۔ جو ہر صادق کی کامیابی کی تہہ میں کام کرتا ہے اور یہی سالک کے سلوک کی کامیابی کی کلید اعظم ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ آپ کے اس فعل میں سب سے پہلے یہ سبق تھا کہ پاک وجودوں سے ہر وقت خاموش طور پر انوار روحانی کا صدور ہوتا رہتا ہے۔ وھو المراد

دوسرا سبق جو اس حدیث میں ہے یہ ہے کہ گو روحانی انوار کا صدور ہر جانب پر اثر ڈالتا ہے مگر دائیں جانب کو انوار کی کرنیں زیادہ زور اور زیادہ صفائی کے ساتھ رخ کرتی ہیں۔ یہ ایک خاص نکتہ ہے جس کا ادراک صرف ایک عارف پر کھولا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے تجربہ سے اس کے صدق کا مشاہدہ کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے دوسرے موقعہ پر بھی اس کی طرف توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ مسجد میں جماعت کے وقت جہاں قرب امام اور بعض اور وجوہ سے باقی صفوں پر صف اول کو ترجیح دی گئی ہے۔ وہاں آپ کے اقوال سے بھی ثابت ہے کہ صف اول میں سے شق ایمن یعنی دائیں جانب کی نصف صف کو بائیں جانب کی نصف صف پر فضیلت حاصل ہے مگر یہ موقعہ اس اصل کی اہمیت ظاہر کرنے کے واسطے ایک خاص موقعہ تھا۔ کیونکہ ایک طرف صدیق اکبر تھا اور دوسری طرف ایک اعرابی پس ایسے حالات میں بھی آپ کا اعرابی والی جانب کو بوجہ اس کے شق ایمن ہونے کے ابوبکر صدیق والی جانب پر ترجیح دینا شق ایمن کی برکات کی اہمیت کو خاص طور پر ظاہر کرنے والا ہے۔

تیسرے اس فعل سے آپ اپنی امت کو یہ سبق دینا چاہتے تھے کہ مقامی اور وقتی انعامات ان لوگوں کا حق ہوتے ہیں جو مقامی اور وقتی خصوصیت رکھتے ہیں نہ کہ ان کا جو بحیثیت مجموعی مستقل طور پر کلی فضیلت رکھتے ہوں کیونکہ اگر یہ نہ ہو تو مقامی اور وقتی فضیلت رکھنے والے لوگ انعامات سے بالکل ہی محروم ہو جائیں حالانکہ خدا کی رحیمیت اور رحمانیت کا تقاضا ہے کہ اپنے اپنے دائرہ کے اندر سب لوگ انعامات حاصل کریں اور اپنے اپنے حقوق میں مثلاً ایک جرنیل ہے جو تمام فوج میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے اور اس نے بڑے بڑے کارہائے نمایاں کئے ہیں اور دوسرا ایک معمولی سپاہی ہے جس نے اپنے محدود دائرہ میں کوئی عام فضیلت حاصل کی ہے تو جب اس محدود دائرہ کے اندر انعامات کی تقسیم ہوگی تو سپاہی کو بھی انعام ملے گا اور یہ ظلم ہوگا کہ وہ انعام بھی جرنیل کو دے دیا جائے۔ ہاں جرنیل اپنے وسیع دائرہ میں بیشک بیشمار انعامات کا وارث ہوگا۔ بعینہٖ یہی صورت اس مجلس میں تھی۔ آپ کے بچے ہوئے دودھ کا کسی کو ملنا بیشک ایک انعام تھا۔ کیونکہ وہ آپ کا تبرک تھا۔ لیکن یہ انعام صرف مقامی حیثیت رکھتا تھا۔ پس یہ انعام اس کا حق ہوسکتا تھا۔ جو اس مجلس میں مقامی فضیلت رکھتا ہو اور ظاہر ہے کہ مقامی فضیلت جس کا نام میں نے حالاتی فضیلت رکھا ہے۔ اس وقت اس اعرابی کو تمام اہل مجلس پر حاصل تھی۔ لہٰذا آپ نے اس کو اس انعام کا وارث بنایا۔ ہاں اگر کوئی وسیع دائرہ کا انعام ہوتا۔ تو آپ بیشک ذاتی فضیلت کے نام پر اس کی تقسیم کرتے۔

پس آنحضرت ﷺ نے اپنے اس فعل سے صحابہ کو یہ سبق بھی دیا کہ کسی عام ذاتی فضیلت اور اہلیت کی وجہ سے کسی دوسرے کی جزوی یا حالاتی فضیلت کو نظرانداز نہ کر دینا چاہئے بلکہ اس مؤخر الذکر شخص کے حقوق کی بھی پوری نگہداشت کرنی ضروری ہے خواہ بظاہر اس وقت کسی بڑے شخص کی کیسی شان ہی نظر آتی ہو۔

چوتھے اس حدیث سے یہ سبق بھی حاصل ہوتا ہے کہ ظاہری صورت کا بھی بڑا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ کیونکہ آپ نے اس اعرابی کے صرف ظاہری مقام کا جو ایک محض اتفاقی امر تھا اور صرف ظاہری صورت میں واقعہ ہوگیا تھا اور حقیقت کے ساتھ اسے کوئی تعلق نہ تھا۔ بہت بڑا لحاظ کیا اور اسے قابل انعام گردانا۔

پس سالک کے لئے اس میں بھی ایک نکتہ بتایا ہے کہ اگر کبھی وہ کسی مقام قرب کی روح میں داخل نہیں ہوسکتا۔ تو اس کے ظاہری حالات کو ہی اپنے اوپر وارد کرے۔ کیونکہ یہ ظاہری حالت بھی فیض الٰہی کو کھینچتی اور بندہ کو انعامات کا وارث بناتی ہے۔

یہ وہ چند حکمتیں ہیں جو آنحضرت ﷺ کے اس فعل میں جو حدیث متذکرۃ الصدر میں بیان کیا گیا ہے پائی جاتی ہیں۔ واللہ اعلم۔ بعض اور حکمتیں بھی ہیں۔ مگر ان کے لئے زیادہ گہری نظر درکار ہے۔ درحقیقت آنحضرت ﷺ کا کلام بھی کلام الٰہی کی طرح (گو محدود پیمانہ پر) ہدایت کا بحر بیکراں ہے اور آپ کا ہر قول و فعل اور حرکت و سکون اپنے اندر بہت بہت حکمتیں رکھتا ہے نہ ان اسرار سے واقف ہونا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کیونکہ اس سے طبیعت اطمینان اور سکون حاصل کرتی ہے۔ نیز بندہ اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لاتعداد راستوں پر آگاہ ہو کر اپنے اعمال صالح کا دائرہ بہت وسیع کرسکتا ہے۔ (الفضل قادیان 11 جون 1937ء)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع : ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مکرم محمد شریف خان صاحب

میری اہلیہ محترمہ رشیدہ تسنیم خان صاحبہ کا ذکر خیر

مرحومہ رشیدہ تسنیم صاحبہ ڈاکٹر خیرالدین صاحب بٹ مرحوم دارالصدر شمالی ربوہ کے ہاں بڈھے گورائے ضلع سیالکوٹ میں 1937ء میں پیدا ہوئیں۔ نصرت گرلز پرائمری سکول قادیان کی طالبہ تھیں کہ پارٹیشن ہوگئی۔ ڈی بی مڈل سکول شاہ کوٹ سے آٹھویں کے امتحان میں ضلع بھر میں اوّل رہیں۔ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول حافظ آباد میں نویں جماعت میں داخلہ لیا، جہاں سکول کے اچھے طلبا میں شمار ہوتی تھیں۔ 1954ء میں نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ سے میٹرک پاس کیا۔ جامعہ نصرت ربوہ سے 1957ء میں ایف اے اور پھر 1959ء میں بی اے کیا۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور سے 1962ء میں ایم اے فارسی کیا اور جامعہ نصرت ربوہ میں پڑھانا شروع کیا۔ اردو سے اچھا شغف تھا اکثر اردو بھی پڑھاتی رہیں۔ 1996ء میں 34 سالہ باعزت ملازمت کے بعد ریٹائر ہوئیں۔

انسانی رویوں کی پہچان کے بارے میں کسی پنجابی سیانے کی مشہور کہاوت ہے: ''یاراہ پیا جانے، یا وا پیا جانے''۔ یعنی کسی کی عادت وخصائل کا اس وقت پتہ چلتا ہے جب اس کے ساتھ سفر کیا ہو یا اُس سے کوئی کام پڑا ہو۔ رشیدہ مرحومہ قادیان اور ربوہ میں زیرتعلیم رہیں، مختلف لوگوں سے واسطہ رہا اور پھر جامعہ نصرت ربوہ میں 34 سالہ ملازمت کے دوران طرح طرح کے بدلتے ہمکاروں، شاگردوں اور محکمہ تعلیم کی ہرلحہ بدلتی پالیسیوں سے واسطہ رہا۔ اس کے ساتھ بھرپور شادی شدہ زندگی اور گھر گرہستی اور ملازمت کو ساتھ ساتھ لے کر چلنے میں قدرتی طور پر کئی قسم کے معاملات سے سابقہ پڑا، لیکن رشیدہ نے دعاؤں اور خدا تعالیٰ کی مدد کے ساتھ یہ تمام کٹھن فرائض بڑی ہمت، عزم اور شرافت کے ساتھ کامیابی سے نبھائے۔ جس کسی سے واسطہ رہا مرحومہ کے اچھے اخلاق، خوش طبعی اور شرافت کا معترف ہے۔

رشیدہ کی دوران ملازمت کارکردگی کی رپورٹ اس کے رفقائے کار سے بہتر اور کون دے سکتا ہے۔ ریٹائرمنٹ کے 14 سال بعد رشیدہ کے وفات پر پرنسپل اور سٹاف گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ نے اپنی قرارداد تعزیت میں اپنی اس دیرینہ رفیقہ کار کے بارے میں اپنے جذبات کا اظہار درج ذیل الفاظ میں کیا ہے:۔

''آپ جامعہ نصرت کے شعبہ فارسی کی ایک قابل استاد کے طور پر 34 سالہ تدریسی فرائض سرانجام دیتی رہیں۔ آپ کا شمار ادارے کے بے حد ذمّہ دار اور قابل اساتذہ میں ہوتا ہے۔ نہایت فرض شناس، محبت کرنے والی، ہمدرد اور مہربان ہستی تھیں۔ ہمیشہ اپنے رفقاء کے ساتھ دوستانہ مراسم رکھتی تھیں۔ رنجشوں کو دور کرنے میں ہمیشہ پہل کرنے والی اور جلد معاف کرنے والی تھیں۔ آپ نہایت شگفتہ مزاج اور باغ و بہار شخصیت کی مالک تھیں۔ اپنے سٹوڈنٹس کے ساتھ قریبی تعلق رکھتی تھیں اور ان کے ذاتی مسائل کو حل کرنے میں کوشاں رہتی تھیں''۔

''علم وادب کے موضوعات پر آپ کا عمیق مطالعہ تھا۔ علمی موضوعات پر آپ کی رائے معتبر سمجھی جاتی۔ نہایت غریب پرور، کھلے ذہن اور صاف دل کی مالک تھیں۔ ایک اچھی منتظم، بہترین دوست اور ایک فرض شناس استاد تھیں۔ یقیناً ایسی محبت کرنے والی، مہربان ہستی کا انتقال ہم سب کے لئے باعث رنج ہے۔

کالج میں فرائض

کالج میں سینئر ہونے کی ناطے وائس پرنسپل کی ذمہ داریوں کے علاوہ سٹاف سیکرٹری، نگران امور طلباء، انچارج باغبانی اور صدر لجنہ حلقہ کالج وغیرہ کی ڈیوٹیاں باحسن نبھائیں۔ جامعہ نصرت ربوہ کی Nationalization کے بعد جامعہ نصرت میں حالات یکسر بدل گئے تھے۔ پیار و محبت اور یگانگت کی جنت میں سیاست کا عفریت آن گھسا تھا۔ لیکن رشیدہ نے کالج کی پرنسپل محترمہ امۃ المجید ناصر صاحبہ سے مل کر بڑی سمجھداری کے ساتھ، اس کالج کی نیک نامی پر جس میں قوم کی بیٹیاں پڑھ رہی تھیں ذرہ سا بھی دھبہ نہیں آنے دیا۔

رشیدہ کالج سٹاف اور طلباء میں ہردلعزیز تھیں، اپنی شاگردوں کے ساتھ پیار اور محبت کا برتاؤ تھا۔ ان کے معاملات ہمدردی سے حل کرتیں۔ اگر کلاس کا کسی دن پڑھنے کا موڈ نہ ہوتا، تو عام زندگی اور آئندہ زندگی میں رہن سہن کے بارے میں بچیوں کے ساتھ ڈسکشن کرتیں اور راہنمائی کرتیں۔ ان شاگردوں میں سے اکثر بعد میں عملی زندگی کے دوران جب آ کر ملتیں تو ان کے سکھ دکھ میں برابر شریک رہتیں۔ ان کے بچوں سے پیار کا اظہار کرتیں اور تحائف وغیرہ دیتیں۔

گھریلو زندگی

شادی کا بندھن لڑکی اور لڑکے کی زندگی میں ایک عجیب موڑ ہوتا ہے، خاص طور پر جب دونوں غیر خاندان سے تعلق رکھتے ہوں۔ اپنے رشتہ داروں کی عادات وخصائل اور مزاجوں کا تو پتہ ہوتا ہے، لیکن جہاں چند مہینوں کا تعارف ہو وہاں سسرالیوں اور نئے جوڑے کو پھونک پھونک کر قدم رکھنا پڑتا ہے اور اس طرح کے رشتے خاوند اور بیوی کے درمیان ہم آہنگی، نیک نیتی اور باہم دعا سے اللہ تعالیٰ کے فضل اور برکت سے چلتے ہیں اور معاشرے میں امن وسکون لے کر آتے ہیں اور ان سے مبارک نسلیں چلتی ہیں۔

میرے والدین کو جب میری شادی کی فکر ہوئی تو میں نے اچھے ساتھی کے ملنے کے لئے دعا ''اے میرے رب، اس وقت جو نعمت تو میرے لئے اتارے میں اس کا محتاج ہوں'' بکثرت پڑھا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے ہمارا رشتہ دنوں میں طے ہوگیا۔ باوجودیکہ ہماری شادی بالکل اجنبی خاندانوں کے درمیان تھی، سوائے احمدیت کے باہم کوئی اور جان پہچان نہیں تھی۔ رشیدہ جب بیاہ کر آئیں، بوڑھے ساس سسر کے علاوہ، نندوں وغیرہ سے واسطہ پڑا، اپنی خداداد استعداد کے ساتھ جلد ہی کمبائنڈ فیملی میں جگہ بنا لی۔ ہم دونوں نے بھی سمجھداری کے ساتھ جلد ہی ایک دوسرے کی عادات اور قوت برداشت کو سمجھ لیا۔ گھر والوں نے ملازمت پیشہ بہو کی مجبوریوں کو accomodate کیا۔ رشیدہ نے اپنی نیک نیتی سے ثابت کر دیا کہ اگر نیت نیک ہو تو کیسے ایک ملازمت پیشہ خاتون گھریلو ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ ملازمت سے بھی احسن طریق پر عہدہ برا ہو سکتی ہے۔

رشیدہ ماہ بماہ اپنی تنخواہ مجھے لا دیتیں، معاہدہ یہ تھا ''چندہ دو، گھر کا خرچہ چلاؤ، بچوں کی ضروریات پوری کرو، اچانک ضرورتوں کے لئے بچت ہونی چاہئے اور چندے کا بقایا نہیں ہونا چاہئے''۔ اس فارمولے پر عمل کرتے ہوئے ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے سادگی سے گزارہ کرتے ہوئے اپنے سارے فرائض منصبی وقت پر باحسن ادا کئے بچوں کو مناسب کھلایا، پہنایا، اچھی تعلیم دلائی، اب اللہ تعالیٰ کے کرم اور فضل کے ساتھ سب اپنے بچوں کے ساتھ خوش وخرم زندگی گزار رہے ہیں۔

اوصاف حمیدہ

اللہ تعالیٰ نے رشیدہ کو حسن خلق اور ظاہری حسن دونوں سے نوازا تھا۔ جو ملتا حسن اخلاق اور گرم جوشی سے گرویدہ ہوجاتا اور بار بار ملنے آتا۔ بہت مہمان نواز تھیں۔ اکثر نئے شادی شدہ جوڑوں کو دعوت پر مدعو کرتیں اور خاطر و مدارات میں کوئی کسر نہ چھوڑتیں اور تحفہ تحائف دیتیں۔ جلسہ پر آنے والے مہمانوں کے آرام اور قیام وطعام کا فکر سے انتظام کرتیں۔ دور دور کے رشتے داروں سے پرانی رنجشوں کو نظرانداز کرتے ہوئے محبت اور احترام سے پھر سے رشتے داریاں استوار کیں، نہ کسی سے کبھی کوئی شکوہ نہ شکایت۔ مہمانداری کے شوق میں طرح طرح کے کھانے پکانے سیکھ لئے تھے۔ حیرت ہوتی تھی کہ ملازمت، گھر اور بچوں کی مصروفیات میں اتنا کچھ سیکھنے کا وقت کیسے نکال لیتیں تھیں۔

آپا جیدہ (محترمہ امتہ المجید ناصر صاحبہ بیگم مکرم ڈاکٹر پروازی صاحب) رشیدہ کی میٹرک سے ایم اے تک کلاس فیلو رہیں اور دونوں نے تیس سال سے زائد کا عرصہ جامعہ نصرت میں اکٹھے پڑھاتے گزارا۔ دونوں کا بہناپا سگی بہنوں سے سوا تھا۔ جس کے باعث آپا جیدہ کے گھر والوں سے رشیدہ کا گہرا تعلق تھا۔ رشیدہ حضرت مولانا محمد احمد صاحب جلیل مرحوم اور بیگم صاحبہ کو ابا جی اور امی جی کہتیں، یہ بزرگ بھی رشیدہ کا بیٹیوں کی طرح خیال رکھتے تھے۔ دونوں سہیلیاں ہر دم ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرنے کے لئے کمربستہ رہتی تھیں۔ کبھی ہسپتال میں داخل کسی نادار مریض کے لئے کھانا بنا کر لے جا رہی ہوتیں یا کسی بیمار کی تیمارداری کے لئے تیاری کر رہی ہوتیں۔ دونوں کی ایک نمایاں صفت جس کا سب کو اعتراف ہے نوجوان بچیوں کے رشتے کوشش اور فکر سے کرواتیں دعا کرتیں ملتیں ملاتیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دونوں کے Arranged رشتے الاّ ماشاءاللہ سب کامیاب رہے۔ اگرچہ بعض رشتوں میں شادی کی ابتدائی الجھنوں کے باعث کئی بار برا بھلا کہلوایا، مگر کبھی برا نہیں مانا، بلکہ اس کارخیر میں مزید تیز ہوگئیں۔ جب کسی رشتے کے طے ہونے یا کسی کے ہاں بچے کی پیدائش کی اطلاع ملتی تو خوش ہوتیں اور تحفہ لے کر جاتیں۔

رشیدہ مرحومہ کی طبیعت میں خداداد متانت اور خوش طبعی تھی اور ایک وقار تھا۔ خوش لباس تھیں، کپڑے بنانے کا زیادہ شوق نہیں تھا، اکثر اپنی بہنوں سے کپڑے مستعار لے کر شادیوں اور تہواروں پر پہن کر جانے میں کوئی عار نہیں تھا۔ اپنے چند کپڑوں کو بدل بدل کر ڈھنگ سے پہنتیں، ایک بار سلوائے ہوئے کپڑے سالوں چلتے اور ہر بار پہننے پر نئے لگتے۔ البتہ بچوں کے اچھے کپڑے سلوانے کا شوق تھا، ہمیشہ اچھا مناسب کپڑا خریدتیں، خود سی لیتیں اگر فرصت نہ ہوتی تو اچھے درزی سے سلوا لیتیں اور طریقے سے پہناتیں۔ کپڑا خریدتے وقت انتخاب خوب ہوتا، جو دیکھتا تعریف کرتا۔ کبھی کبھار بازار جاتیں خاص طور پر عید کے قریب، جب بچوں کے کپڑے اور جوتے خریدنے ہوتے۔ پردے کا خاص خیال رکھتیں، باہر برقعہ اور گھر میں سر پر ہمیشہ دوپٹہ رکھتیں۔

زیور بنوانے، تڑوانے اور بدلوانے کا شوق بالکل نہیں تھا۔ ساری عمر اپنی شادی کے زیور سے

گزارا کیا۔ شادیوں میں مناسب زیور پہنتیں۔ کالج کے لئے تیار ہوتے وقت کان کا زیور اور ایک دو چوڑیاں پہنتیں۔ محلے میں غرباء اور یتامیٰ کی نقدی، جنس اور کپڑوں سے مدد کرتی رہتی۔ اس کے علاوہ معمول تھا کہ اپنا سونے کا ایک کڑا توڑ لیتیں اور جب کوئی عورت امداد لینے کے لئے آتی تو اس کڑے سے انگلی کے پورے کے برابر ٹکڑا کاٹ کر دے دیتیں، اس طرح دو تین کڑے توڑ توڑ کر خیرات کر دیئے ہوں گے۔ بچوں کی شادیوں پر اپنا سارا زیور انہیں ڈال دیا سوائے ایک ہار اور کانٹوں کی جوڑی کے جو میری والدہ مرحومہ (رشیدہ کی ساس) نے تحفہ میں دیا تھا۔ پچھلے سال جب بیت فلاڈلفیا کے لئے چندے کے تحریک ہوئی، تو چندے میں ہر ماہ کی قسط کے علاوہ 46 سال سے یہ سنبھالا ہوا سسرالی زیور صدر صاحب جماعت کے سپرد بیت الذکر فنڈ میں پیش کر دیا۔ اسی طرح ہماری امریکہ میں آمد کے ابتدائی دنوں میں میامی میں قیام کے دوران وہاں کی مقامی بیت الذکر کے فنڈ میں باوجود تنگدستی کے ایک بھاری رقم چندہ میں دے دی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی نیک نیت کو قبول فرمائے۔ آمین

بچوں کی شادیوں میں اپنے زیور استعمال کرنے کے بعد رشیدہ کے ہاتھ ننگے دیکھ کر میں نے چھ چوڑیاں بنوادیں تھیں، وہ بھی اس اللہ کی بندی نے ایک ایک کر کے اپنی نواسی اور پوتیوں کو تحفہ کر دیں۔

ریٹائرمنٹ کی زندگی

رشیدہ جامعہ نصرت کے ساتھ 34 سالہ وابستگی کے بعد 12 مارچ 1996ء کو ریٹائر ہوئیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک اپنے بچوں کی ذمہ داریوں سے فارغ ہو چکے تھے۔ رشیدہ کو شدید احساس تھا کہ وہ گھر اور ملازمت کے فرائض کے باعث جماعتی اور لجنہ کے کاموں میں پوری طرح حصہ نہ لے سکیں تھیں، لجنہ ربوہ سے زیادہ منسلک ہوگئیں۔ لجنہ کے زیر انتظام منعقدہ کلاس برائے درستگی تلفظ قرآن میں شامل ہو کر محترم قاری محمد عاشق صاحب سے صحیح تلاوت سیکھی۔ اس کے علاوہ لجنہ نے رشیدہ کی محلّہ جات کی لجنات میں جا کر حضرت مسیح موعود کی متعدد کتب کا خلاصہ سنانے اور نفس مضمون سمجھانے کی ڈیوٹی لگائی تھی جسے بڑی خوبی اور خوشدلی سے نبھایا اور اس طرح ربوہ کی لجنات سے تعارف حاصل کرنے کا موقعہ ملا۔ اب رشیدہ کا زیادہ وقت قرآن کریم کے تلاوت اور حضرت مسیح موعود کی فرمودہ تفسیر قرآن کے مطالعہ میں صرف ہوتا۔ ایم ٹی اے پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے قرآن شریف کے درس بڑے انہاک سے سنتیں اور ساتھ ساتھ نوٹس لیتی جاتیں اور ان کی روشنی میں گھر میں مختلف دینی مسائل پر بچوں کے ساتھ ڈسکشن کرتیں۔

دین سے رغبت اور خلافت سے محبت

دین کے بارے میں سخت غیرت مند تھیں۔ ربوہ سے باہر مختلف سکول میں پڑھائی کے دوران شرارتی لڑکیاں جب احمدیت پر کوئی اعتراض کرتیں تو انہیں جواب دیتیں۔ اسی طرح یونیورسٹی میں طالب علمی کے دوران اور بعد میں کالج کے سٹاف میں سے کوئی جب جماعت پر اعتراض کرتا تو اسے دلیل سے لاجواب کر دیتیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں، جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے وصیت کی تحریک کی تو اپنے بیٹوں، بیٹی اور بہوؤں کو کہہ کر نظام وصیت میں شامل کروایا۔ اس کے علاوہ مرکز کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں اور باقاعدہ ہر ماہ چندہ ادا کرتیں۔ نماز اور روزے کی پابند، دینی اجلاسات اور جلسہ سالانہ میں بڑی ذمہ داری سے ڈیوٹی دیتیں۔ خلافت اور خاندان مسیح موعود سے بے پناہ عقیدت تھی، ہمیشہ گھر میں دینی ماحول رکھا، قرآن کریم کی باقاعدہ ہر روز تلاوت کرتیں اور کوشش ہوتی مہینے میں دو تین بار قرآن کریم کا دور مکمل کر لیں۔ بچوں کو باقاعدہ نماز پڑھنے کی تلقین کرتیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب بچے دین کے خادم اور خلافت سے عقیدت رکھتے ہیں۔ پوتوں، پوتیوں، نواسوں اور نواسی کو جب موقعہ ملا قرآن کریم پڑھایا۔

قدرتی مناظر سے محبت

رشیدہ کو طبعاً قدرتی نظاروں اور پھولوں سے پیار تھا، سبزہ اور رنگ برنگے پھول تو اس کی جان تھے۔ ربوہ کی زمین کا کلر تو ضرب المثل ہے۔ جامعہ نصرت میں مالی سے پلاٹ بندی کرائی، جگہ جگہ پانی کی ٹوٹیوں کا انتظام کیا۔ بھل اور کھاد ڈال کر زمین کو تیار کروا کر پلاٹوں کو رنگ برنگ کے پھولوں کو کاشت کرنے کے قابل بنایا۔ ہر سال فیصل آباد نرسریوں سے پھولدار درخت اور پودے لے کر آتیں اور کچھ ہی عرصے میں کالج میں جگہ جگہ پھول کھلا دیئے۔ موسم بہار میں کالج کے لانز کا نظارہ خوب ہوتا۔ اپنے گھر دار الصدر شمالی میں بھی پھلدار پودوں کے علاوہ موسمی پھول لگانے کا انتظام کرتیں۔ مالی ہر روز آتا، جسے کھانا وغیرہ کھلاتیں اور چائے اہتمام سے پلاتیں۔ پودوں کے تیار گملے دوستوں کو تحفہ کرتیں۔ جب کچھ دنوں میں پودے سوکھ جاتے تو لوگ پوچھتے ''تمہارے گھر میں کیا جادو ہے کہ وہاں پودے ٹھیک رہتے اور پھول دیتے ہیں، ہمارے ہاں سڑ جاتے ہیں؟'' مختصر جواب ہوتا ''باقاعدہ فکر سے پانی دینا''!

ریٹائرمنٹ کے بعد ہم دونوں ربوہ کے ماحول میں دور دور صبح کی سیر کے لئے نکل جاتے، سڑک یا ریلوے لائین کے ساتھ ساتھ احمد نگر تک۔ صبح کے خنک ماحول میں گنے کے کھیتوں میں کمادی ککڑ کی پُراسرار ہو ہو، سیلابی پانی کے اردگرد آبی پرندوں کی چیچ کباڑ اور کیکر کی شاخوں سے بئے کے لٹکے گھونسلوں میں بیوں کی چیں چوں، دور اڑتی ہوئی ٹٹیوں کی ٹی ٹیوں، ٹیوں اور کبھی کبھی کھیتوں سے تیتر کی سبحان تیری قدرت کا بلارا، ہماری سوچوں اور روح کو سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم پکارتے ہوئے صانع حقیقی کے قدموں میں لا ڈالتی۔

امریکہ میں زندگی

کئی سال پہلے مرحوم محمد مظہر الحق بٹ صاحب (رشیدہ کے سب سے بڑے بھائی) امریکہ سے تشریف لائے۔ باتوں باتوں میں پوچھنے لگے رشیدہ تم لوگ ریٹائرمنٹ کے بعد کیا کرو گے۔ رشیدہ نے جواب دیا ربوہ میں رہیں گے۔ بھائی نے جواب دیا، دیکھو امریکہ آ جاؤ گی، تمہارے بچے پڑھ رہے ہیں، وہاں کی پڑھائی کر لیں گے تو تمہیں ساری عمر دعائیں دیتے رہیں گے۔ انہوں نے واپس جا کر رشیدہ کو سپانسر کر دیا، بات آئی گئی ہو گئی۔ خدا تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا جب میری ریٹائرمنٹ کے کاغذ 1999ء میں بن رہے تھے، اور ہم ربوہ میں اپنا مکان بنانے کی سوچ رہے تھے کہ اچانک امریکن ایمبیسی سے خط آ گیا اور ہم امریکہ کے سفر کی تیاریوں میں لگ گئے۔

ستمبر 1999ء میں ہم امریکہ شفٹ ہوئے تو نئے ماحول میں بھی رشیدہ کا گھر داری کے علاوہ دینی شوق جاری رہا اور دعاؤں کا موقعہ ملا۔ یہاں رشتہ داروں کے بچوں میں گھل مل گئیں، انہیں قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن کریم پڑھاتیں۔ کپڑے سینے کی مشین میسر نہیں تھی بچیوں کو گڑیوں کے کپڑے ہاتھ سے سی کر دیتیں۔ اردگرد رہنے والی مستورات کو ان کی خواہش پر قرآن کریم گھر جا کر پڑھاتیں۔ ایم ٹی اے پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی قرآن کلاس میں باقاعدہ شامل ہوئیں، قرآن کریم ہاتھ میں رکھتیں اور مشکل آیات پر اپنے پہلے سے لئے ہوئے نوٹس میں اضافہ کرتی جاتیں۔ لجنہ کے اجلاسات میں جاتیں اور دین کے متعلق لجنات کے سوالات کا جواب دیتیں۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا قرآن کریم کا ترجمہ چھپا تو بہت خوش ہوئیں، خرید کر عزیزوں کو تحفہ دیا فون پر عزیزوں کو اس سے استفادہ کرنے کی تلقین کرتی رہتیں۔ ہر سورت کے آغاز میں دیئے گئے خلاصے کو غور سے پڑھتیں اور مجھے بھی ماحصل بتاتیں۔

جب آنکھوں میں cataract کی تکلیف شروع ہوئی تو پڑھنے اور دیکھنے میں رکاوٹ محسوس کرتیں اور قرآن کریم پڑھ نہیں سکتی تھیں جس کا بہت احساس تھا۔ بڑی تقطیع میں لکھا قرآن کریم کچھ عرصہ پڑھا، تکلیف زیادہ ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپریشن کے بعد نظر بحال ہوگئی، بہت خوش تھیں۔ پھر تلاوت اور کتب کے مطالعہ میں زیادہ وقت گزارتیں۔

عزیزان محمد ظفر اللہ خان اور محمد راشد زبیر خان نے جب اپنے مکان خریدے تو راشد کے مکان میں Land Scaping میں پلاٹ بندی بڑے شوق سے کی اور مختلف رنگوں کے گلاب کے پودے لا کر لگوائے۔ Tulip کے مختلف رنگوں کی گٹھلیاں دبوائیں اور کچھ ہی عرصے میں گھر کو گل و گلزار کر دیا۔ اس کے علاوہ کھیرے اور ٹماٹروں کی کیاریاں بنوائیں۔ رشیدہ کا معمول تھا دو تین دن کے بعد قینچی سے مرجھائے ہوئے گلاب کے پھولوں کی ڈنٹھلیاں کاٹتیں، کہتیں اگر انہیں نہ کاٹا جائے تو پودا بیج بنانے لگ جاتا ہے اور پھول کم لگتے ہیں۔

امریکہ میں ہماری سیر جاری رہی۔ رشیدہ کو درّثمین، درّعدن اور بخارِ دل سے دعائیہ شعر یاد تھے جو سیر کے دوران اونچی آواز میں گنگناتیں۔ مجھے تیسویں سپارے کی آخری بیس سورتوں کے ناموں کی فہرست دی ہوئی تھی، میں نام پڑھتا جاتا، رشیدہ سورۃ کی تلاوت چلتے چلتے، یا پارک میں بینچ پر بیٹھی کرتی جاتیں۔ بعد میں دعائیہ اشعار پڑھتے دعائیں اور حمد کرتے ہم گھر لوٹ آتے۔

جرمنی، کینیڈا اور امریکہ میں مختلف باغوں اور پارکوں میں سیر کرنے اور نظاروں کی خوبصورتی کو خوب Enjoy کرنے کا موقع ملا۔ بدلتے نظاروں کے ساتھ خدا تعالیٰ کا شکر اور حمد کرتی رہتیں۔ ہر جگہ خوبصورت پھولوں کے تختوں میں پاکستانی پھولوں کی سی اقسام کو پہچانتیں۔ قادیان اور اس کے نواح کے جنت نظیر نظاروں کو سالوں بعد جرمنی میں دریائے مائین کے کنارے سیر کرتے ہوئے، کینیڈا میں شہرہ آفاق نیاگرا آبشار کا نظارہ کرتے ہوئے اور فلاڈلفیا (امریکہ) میں ڈلاور (Delaware) دریا کے کنارے سی گلز (Sea Gulls) کو آسمان کی بلندیوں سے سیدھے پانی کی گہرائیوں میں کودتے دیکھا تو ان مناظر میں متبرک قادیانی ماحول کی یاد میں آبدیدہ ہو جاتیں اور اپنی خوش قسمتی پر الحمد للہ، الحمد للہ گنگناتی رہتیں اور وقت کے ساتھ ساتھ بدلتے مناظر میں مسیح الزمان کی بابرکت بستی کے پاکیزہ ماحول میں بچپن میں گزارے وقت کی برکات کا ذکر اس طور پر کرتیں کہ سننے والا سبحان اللہ کہے بغیر نہ رہ سکتا۔

گزشتہ سال 2010ء کے دوران ہم نے بیٹے مسعود کی فیملی کے ساتھ چار ماہ کیلگری، کینیڈا میں گزارے۔ وہاں کی شاندار بیت الذکر میں گوناگوں جماعتی Activities کے علاوہ کیلگری کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی توفیق ملی جو کاکرین Cockrain کے شہر میں منعقد ہوا۔

جلسے سے واپسی پر شہر کے اردگرد ماحول کی سیر کے دوران ایک جگہ بجلی کے 50-40 فٹ بلند کھمبے پر bald eagle کے گھونسلہ کا ہم دیر تک نظارہ کرتے رہے۔ یہ گھونسلہ بڑی بڑی ٹہنیوں اور پلاسٹک اور کپڑے کے ٹکڑوں سے بنایا گیا تھا۔ گھونسلے میں بیٹھے دو بچے روئی کے سفید گالے نیچے سے صاف نظر آرہے تھے۔ نر اور مادہ ہم سے بے نیاز شکار کا گوشت نوچ نوچ کر بچوں کو کھلا رہے تھے، جو مسلسل چیں چیں کی آوازیں نکال کر اپنی بھوک کا اظہار کر رہے تھے، بہت خوبصورت قدرتی نظارا تھا!

ہم نے شمالی کینیڈا کی شہرہ آفاق خوبصورت جھیل لیک لوئیس Lake Louise اور بھیف Banff کے علاقے کی بھی سیر کی، کیلگری کے علاقے میں تیل کی کھدائی کے دوران قدیمی طرح طرح کے جانوروں dinosaurs وغیرہ کے متحجر ڈھانچے fossils ایک جگہ Drumheller میں قائم عجائب گھر Royal Tyrrell Museum میں جوڑ جاڑ کر قدرتی شکل میں بڑے بڑے ہالوں میں کھڑے کئے گئے ہیں، ان کے ساتھ جگہ جگہ زائرین کی معلومات اور راہنمائی کے لئے بورڈوں پر معلومات اور ہدایات آویزاں کی گئی ہیں۔ رشیدہ ان قدیمی عجائبات سے بہت محظوظ ہوئیں۔ ان لحظہ بدلتے نظاروں پر رشیدہ بہت شکر گزاری کے جذبات کے ساتھ بار بار ذکر کرتیں کہ ''یہ سب احمدیت کی برکت ہے کہ ہم آج ربوہ کی سنگلاخ زمین میں ہونے والی دعاؤں کی برکت سے ایسے خوش منظر مقامات کی سیر کر رہے ہیں کہ جن کا ہمارے وہم وگمان میں بھی خیال بھی نہیں آیا تھا''۔

وفات

نازک طبع ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے رشیدہ نے صحت مند زندگی گزاری، کسی قسم کی کوئی بیماری یا تکلیف نہیں تھی۔ چند سال پہلے اچانک دائیں بغل میں گلٹی نمودار ہوئی، دو ایک دن میں درد کے ساتھ جگہ سرخ ہوگئی۔ گلٹی میں کینسر کے خلیات پائے گئے، جسم کی دوسری غدودیں اور ایک گردہ متاثر نکلا۔ گردہ نکال دیا گیا اور کیموتھراپی کے علاج سے فائدہ ہوا۔ لیکن ہر وقت کمزوری رہتی۔

کیلگری کینیڈا کے جلسے میں کئی پرانی شناسا دوستوں اور شاگردوں سے ملاقات ہوئی۔ جلسے کے اختتام پر رخصت ہوتے وقت ایک خاتون نے مشہور پنجابی شعر پڑھا۔

چل اویار رب دے حوالے، میلے چار دناں دے
اس دن عید مبارک ہوسی جس دن آن ملاں گے

شعر سن کر آبدیدہ ہوگئیں۔ اداسی سے یہ شعر اکثر گنگناتی رہتیں، جیسے پتہ چل گیا تھا کہ اب چل چلاؤ ہے۔

رشیدہ راضی بر رضا تھیں۔ جب تک ہمت تھی قرآن کریم پڑھتی رہتیں۔ عزیزوں، شاگردوں کے فون آتے، دل کھول کر باتیں کرتیں اور کبھی کسی کو اپنی بیماری کا نہ بتاتیں، بلکہ انہیں تسلی دلاتیں کہ اللہ کے فضل سے انہیں کوئی تکلیف نہیں۔

مجھے انگریزی میں اپنے مضمون سے متعلق ٹیکنیکل مضامین لکھنے کا تو محاورہ تھا۔ جبکہ اردو میں زبان کے محاورے اور الفاظ کے چناؤ اور معانی کے لئے رشیدہ میرے لئے Living Dictionary تھی۔ میری یادداشت اتنی تیز نہیں، رشیدہ اس میں بھی میری مدد ومعاون رہیں۔ میرے سیل فون کا آدھا نمبر مجھے یاد تھا، جبکہ آدھے کے لئے مجھے رشیدہ سے لقمہ لینا پڑتا!

ڈاکٹر کے دفتر سے گھر واپس آکر مجھ سے کاپی اور پنسل کے لئے کہا، میں نے چار پانچ پنسلیں تیار کر کے دیدیں۔ ناشتے کے بعد لکھنے بیٹھ جاتیں، تین چار گھنٹے لکھتیں، دوپہر کے کھانے اور آرام کے بعد پھر لکھنے کا کام شروع ہو جاتا جو شام تک چلتا۔ مضمون مکمل کرنے کے بعد مجھے کمپوزنگ کے لئے دے دیتیں اور کہیں کہیں میرے کسی حرف کو کاٹنا یا بدلنا نہیں۔ سب سے پہلا مضمون حضرت مولانا محمد احمد صاحب جلیل مرحوم کی یاد میں لکھا، دوسرا مضمون اپنے والد ماجد ڈاکٹر خیر الدین بٹ صاحب مرحوم پر لکھا، یہ دونوں مضامین رشیدہ کی زندگی میں چھپے، پڑھ کر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ تیسرا مضمون اپنے بھائی مرحوم مظہر الحق صاحب بٹ پر لکھا جو وفات کے بعد چھپا۔ اس کے بعد ''بادبان'' کے عنوان سے اپنی زندگی کے حالات لکھنے شروع کئے، بیس پچیس صفحے لکھے ہوں گے کہ اتنی کمزور ہوگئیں کہ لکھا نہیں جاتا تھا۔ آخر میرے سپرد کاپی پنسل کر کے کہا ''اب باقی تم خود لکھ لینا''...... میں حیران ہوتا ہوں رشیدہ اتنی اچھی اردو لکھ سکتی تھی کہ قارئین نے ان مضامین کو بہت سراہا، اب جو بھی مرحومہ کی تعزیت کے سلسلے میں ملتا ہے ان مضامین کی تعریف کرتے تھکتا نہیں۔

آخری ایک دو دنوں میں کمزوری سے بیہوشی کی سی حالت طاری رہی۔ ہسپتال لے جایا گیا، جہاں اگلے دن 23 اپریل 2011ء کو علی الصبح پونے دو بجے پرسکون سے نیند کی حالت میں جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔

وفات کے وقت بیٹی بیٹے پوتے پوتیاں، نواسی اور دیگر رشتے دار پاس تھے۔ مرحومہ موصیہ تھیں، مرحومہ کی وصیت کے مطابق برلنگٹن، نیوجرسی، امریکہ کے قطعہ موصیان میں 26 اپریل 2011ء کو جرمنی، کینیڈا اور امریکہ کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے سوگواران کی موجودگی میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

احباب سے مرحومہ کے بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم محمد شفیع خان صاحب

جلسہ سالانہ قادیان 2011ء کی یادیں

خاکسار کو اپنی اہلیہ اور دو بچوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے جلسہ سالانہ 2011ء منعقدہ قادیان میں شمولیت کا موقع میسر آیا۔

میں اپنے اہل خانہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور توفیق کے ساتھ 19 دسمبر کو قادیان دارالامان کے لئے روانہ ہوا۔ اس آرزو کے ساتھ کہ مسیح کی مبارک بستی میں زیادہ سے زیادہ وقت اور مواقع زیارت مقام مقدسہ اور دعاؤں کے میسر آسکیں۔

قادیان دارالامان پہنچنے سے تھوڑی دیر بعد اپنا سامان رہائش گاہ میں رکھ کر ہم نے حضرت مسیح موعود کی رہائش گاہ دارالمسیح کا رخ کیا جہاں بیت الدعا، بیت الفکر اور بیت الذکر وغیرہ واقع ہیں۔ ان مقامات پر پرسوز دعاؤں اور نوافل کی ادائیگی کے بعد ہم بیت الریاضت کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے۔

ان متبرک مقامات کی زیارت سے جس دلی کیفیت سے ہم دوچار ہوئے ان کو بیان کرنے کے لئے راقم الحروف کے پاس الفاظ نہیں۔

بیت الدعا حضرت مسیح موعود نے 1903ء میں بغرض دعا برائے غلبۂ دین حق تعمیر کروایا تھا اور یہ بظاہر چھوٹا سا کمرہ ہے لیکن حضرت مسیح موعود کی پرسوز غلبۂ دین کے لئے شب و روز دعاؤں کی بدولت یہ کمرہ فیوض و برکات کا منبع اور مقدس و محترم ہونے کے اعتبار سے بہت بڑا ہے۔ میں دو دیگر احباب کے ساتھ جب بیت الدعا میں داخل ہوا تو دعا کی وجہ سے ہم سب اپنے وجود سے غافل ہوگئے۔

بیت الریاضت

ہم جب بیت الریاضت میں داخل ہوئے تو دلی سکون اور روحانی بشاشت سے مالا مال ہو گئے۔ آج بھی بیت الریاضت نور خدا کا سرچشمہ ہے جہاں خدا تعالیٰ کے مسیح موعود نے شب و روز عبادات میں گزارے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے دنیا کے تمام بندھن موقوف فرمائے۔ بیشک آپ کی ریاضت اور نور خداوندی آج بھی بیت الریاضت میں جلوہ گر ہے جدھر بھی دیکھو گے اللہ تبارک وتعالیٰ کا جلوہ ہی پاؤ گے۔

سرخ سیاہی کے قطرات
والا کمرہ

اس کمرے کی بھی زیارت کی توفیق ملی۔ حضرت سنوری صاحب پر بے حد رشک آیا کہ آپ کو وہ مبارک کرتا از راہ شفقت وعنایات عطا ہوا۔ یہ کمرہ زائرین کے ایمان کو جلا بخشتا ہے جہاں اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے محبوب کی التجاؤں کو پورا فرمایا پس اللہ تعالیٰ جس کی تائید وحمایت کو اپنے قلم سے منظور فرمائے تو کون ہے جو اسے رد کر سکے۔

بیت المبارک

یہ آج بھی اللہ کے خاص فضل سے برقرار ہے جو مسیح موعود کی برکات سے پُر ہے اور ہر احمدی کو حق وصداقت کا درس دیتی ہے یہاں دعاؤں کی قبولیت کا اللہ تبارک تعالیٰ نے مسیح موعود سے وعدہ فرمایا ہے ہر وقت یہاں نوافل، تلاوت قرآن کریم کی سعادت حاصل کرنے کے لئے ہر احمدی کوشاں رہتا ہے۔ پنجگانہ نمازوں کا وقت کی پابندی کے ساتھ اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہاں خاکسار کو بھی نوافل ادا کرنے اور دردمندی سے دعاؤں کا موقعہ ملا۔

بہشتی مقبرہ، مقام ظہور قدرت ثانیہ، سبھی مقامات مقدسہ کی زیارت نصیب ہوئی۔

مزار مبارک حضرت مسیح موعود پر فاتحہ اور دردِدل سے دعاؤں کا موقعہ ملا۔ احاطہ خاص میں مدفون خاندان حضرت مسیح موعود کے افراد اور آپ کے جاں نثاران کے مزارات پر اجتماعی دعاؤں کا موقعہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے میسر آیا۔ چاردیواری کے بیرون مزاروں پر بھی بلندی درجات کے لئے دعائیں کیں۔ بہشتی مقبرہ کے احاطہ میں واقع مقامات مقدسہ جو تاریخی اعتبار سے بھی خاص اہمیت رکھتے ہیں کی زیارت سے روحانی سکون حاصل کرنے کا موقع ملا۔ علاوہ ازیں دیگر مقدس مقامات کی زیارت کا موقعہ بھی میسر آیا جن میں منارۃ المسیح، گول کمرہ، جائے ولادت حضرت مسیح موعود، جائے ولادت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، ان سبھی مقامات مقدسہ پر دعائیں کرنے کا موقع اللہ کے خاص فضل سے ملا۔

دو دن میں ہم نے زیارت مقامات مقدسہ مکمل کی ابھی جلسہ کے انعقاد میں دو دن باقی تھے۔ ہم قادیان ڈاک خانہ گئے وہاں سے حضور پرنور کی خدمت اقدس میں لکھنے کے لئے لفافہ لائے۔ جو ہم نے حضور کی خدمت میں پوسٹ کیا۔

قادیان میں مہمانوں کی آمد کا سلسلہ تو 18 دسمبر

سے ہی شروع ہو چکا تھا۔ حضرت مسیح موعود کے یہ مہمان زیارت مقام مقدسہ اور تہجد و نوافل اور تلاوت کلام پاک میں مصروف ہو گئے۔

جلسہ سالانہ کے ایام 26 تا 28 دسمبر تھے۔ جلسہ سالانہ کی مقررہ تاریخوں سے قبل قادیان میں کثیر تعداد میں مہمانان جلسہ سالانہ کی آمد ہو چکی تھی۔ چنانچہ بیت الاقصیٰ مردوں کے لئے اور بیت المبارک خواتین کے لئے مخصوص کر دیا گیا۔ یہ دنیا کی تاریخ کا منفرد دینی جلسہ تھا (جو کہ ہر سال ہوتا ہے) جس میں دنیا بھر کے لوگ زبان، نسل، رنگ، لباس، مختلف بودوباش سے تعلق رکھنے والے اس مسیح کی بستی میں جلسہ میں شمولیت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ انہیں ایک ہاتھ پر جمع کرنے اور اخوت و جاں نثاری کے جذبے سے سرشار کرنے سے حضرت مسیح موعود کی صداقت صاف عیاں ہے۔ یہ غیر قوموں اور غیر زبانوں اور غیر نسلوں اور غیر قبیلوں کے لوگ جس طرح ایک دوسرے کے لئے آنکھیں بچھاتے ہیں۔ ایک دوسرے کے کندھے سے کندھا ملا کر عبادات بجالاتے ہیں۔ مسیح موعود کے لنگر سے ایک ساتھ ایک دسترخوان پر کھانا تناول کرتے ہیں۔ اپنے آرام دہ گھروں اور نرم و گداز بستروں کو چھوڑ کر زمین پر بیٹھنے اور زمین پر سونے کو باعث سعادت اور بابرکت سمجھتے ہیں۔ آخر یہ کونسی روحانی طاقت ہے جو انسان کو صرف اور صرف اپنے اللہ تبارک تعالیٰ کے مامور کے قدموں میں ڈال دیتی ہے اور وہ اپنی بڑی سے بڑی ہر تکلیف اور زحمت کو باعث راحت محسوس کرنے لگتا ہے۔ بیشک یہ فروتنی، یہ عاجزی یہ قربانی یہ ایثار اللہ تعالیٰ کا مامور ہی انسانوں کو اپنی قوت قدسیہ سے بخشتا ہے۔

جلسہ کے دوران ایسے ایسے مناظر دیکھے کہ خاکسار کی روح کو بے پناہ سکون اور تازگی ملی اور ایمان کو پختگی نصیب ہوئی۔ اس جلسہ میں شمولیت کے لئے ایسی خواتین اور مرد بھی آئے تھے جو معذور تھے وہ یا تو اپنی بیماری کی وجہ سے یا اپنی عمر کے لحاظ سے چلنے پھرنے کے قابل نہیں تھے۔ لیکن جلسہ کے فیوض و برکات سے استفادہ کے لئے ویل چیئرز پر ان کے لواحقین ان کو دھکیل دھکیل کر نمازوں، تہجد اور جلسہ گاہ کی طرف لے کر جارہے تھے اور سینکڑوں خواتین جنہوں نے اپنے نومولود شیرخوار بچے اٹھائے ہوئے تھے جلسہ میں شمولیت کے لئے قادیان تشریف لائی تھیں اس امر سے بے نیاز کہ قادیان کے سردترین موسم میں ان کے لخت جگر پر کیا گزرے گی۔ یہی مہدی و موعود کی صداقت کی نشانی اور ناقابل تردید ثبوت ہے۔

بیوت میں تہجد اور نمازوں کی ادائیگی کے دوران جو روح پرور نظارے دیکھنے کو ملے وہ ایمان افروز اور قابل رشک ہیں۔ تہجد اور نمازوں کے لئے مسیح موعود کے غلاموں کی حصول فیض و برکت کی جستجو بھی عجیب تھی۔ نماز تہجد کے لئے مجبور ضعیف اور معذور خواتین بیت المبارک کی طرف سخت سردی میں بھی جانے کے لئے بیتاب تھیں۔ یہ وہیل چیئر پر بیٹھی خواتین رات کے پچھلے پہر سخت سردی میں کوشاں رہتیں کہ انہیں بیت المبارک کی اگلی صفوں میں جگہ ملے اس لئے وہ مقررہ وقت سے قبل ہی بیت کا رخ کرتیں اور وہ وجود بھی کس قدر قابل احترام تھے جو اپنے ماں باپ اور عزیز و اقارب کا سہارا بن کر ان کی دلی خواہش کو پورا کر رہے تھے۔ ضعیف خواتین کو ان کی بہنیں، بیٹیاں، نواسیاں سہارا دے کر یا کندھوں پر اٹھا کر سیڑھیاں چڑھتے دیکھی گئیں جو اپنی بزرگ ماں یا نانی اماں اور دادی اماں کو تہجد اور نماز کے لئے بیت المبارک میں پہنچاتیں اور واپس بھی لاتیں۔ اسی طرح بیمار کمزور عمر رسیدہ اور مفلوج مردوں کی دین سے لگن اور مہدی موعود کے قادیان سے محبت و فدائیت کے نظارے دیکھ کر ایک نیک فطرت انسان عش عش کر اٹھتا ہے۔

بیت الاقصیٰ کی بیسمنٹ میں بہت سی کرسیاں ان مسیح کے فدائی نحیف و ضعیف لاچار مہمانوں کے لئے لگائی گئی تھیں۔

ایک احمدی مہمان کو میں نے نماز تہجد اور فجر کی نماز کی ادائیگی کے دوران ان کرسیوں کی صف میں بیٹھے دیکھا۔ اس مہمان کی دائیں ٹانگ گھٹنے تک کٹی ہوئی تھی اس نے نہایت خوش دلی کے ساتھ نماز تہجد اور نماز فجر ادا کی میں نے اسے جلسہ سالانہ کے تینوں ایام میں متواتر (قدیم تعمیر شدہ حصہ) بیت الاقصیٰ میں موجود پایا جہاں تہجد اور نماز کی ادائیگی یہ کیا کرتا تھا۔

نداء کی آواز سنتے ہی مرد و زن سبھی بیوت کی طرف روانہ ہو جاتے تا کہ بیت کی اگلی صفوں میں جگہ پا سکیں۔ نماز تہجد باجماعت اور دیگر نمازیں مسلسل جلسہ سالانہ ختم ہونے کے بعد بھی اسی انتظام کے تحت ہوتی رہیں۔

تہجد اور نماز فجر کا احوال

تہجد کے مقررہ وقت سے قبل ہی مرد و زن بیت میں پہنچ جاتے اور ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتے۔ تہجد کی باجماعت ادائیگی تو ایک ایسا منظر پیش کرتی تھی کہ انسان پر وجد طاری ہو جاتا آنسو خدائے ذوالجلال کے حضور ایسے بہنے لگتے جیسے نمازی اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہوں۔ ائمہ الصلوٰۃ کی قراءت میں نہ صرف ٹھہراؤ تھا بلکہ سوز بیان بھی تھا۔ قرآنی سورتوں کی وہ اس خوبصورتی سے قراءت فرماتے کہ روح کی گہرائی میں خدا کا یہ کلام گھر کر لیتا ہے۔

میری اہلیہ نے مجھے بتایا کہ بیت المبارک میں تہجد اور نمازوں کے دوران خواتین کی رب العزت کے حضور فریادیں، دعائیں، التجائیں اور گریہ وزاری ایک حشر برپا کئے ہوئے تھی اتنا درد اتنا سوز و گداز اتنی دعائیں اتنی تڑپ اتنی آہیں کہ عرش بھی ہل جائے۔

مغرب اور عشاء کی نمازوں کا حال بھی اس سے مختلف نہ تھا۔ یہ تو روز کا معمول بن چکا تھا جلسہ کا ہر مہمان یہاں قادیان یہ ارادہ کر کے آیا تھا کہ ہم نے سال بھر جو آنسو جمع کئے ہیں وہ ہم نے مسیح کی بستی میں نچھاور کر دینے ہیں۔

روزانہ فجر کی نماز کے بعد درس ہوتا اور پھر سینکڑوں مہمان خواتین و مرد بیوت میں طلوع آفتاب تک قرآن کریم کی تلاوت کرتے۔ نوافل کی کثرت سے ادائیگی تو ہر مہمان اسی وقت بغیر کوئی لمحہ گنوائے شروع کر دیتا۔ جونہی وہ قادیان میں قدم رکھتا یوں درود و سلام آنحضرت ﷺ پر بھیجنے کا سلسلہ زور و شور سے شب و روز جاری تھا۔ ہزاروں لوگ بیٹھے کھڑے چلتے پھرتے آپ ﷺ پر درود بھیجتے رہے۔ قادیان کی گزرگاہوں پر جہاں قرآنی آیات اور ارشادات عالیہ درج تھے وہیں جگہ جگہ بینرز آویزاں تھے جن پر جلی حروف میں لکھا تھا کہ آنحضور ﷺ پر خوب خوب درود بھیجو۔

قادیان میں بعض دفعہ سرشام دھند چھانے کا عمل شروع ہو جاتا اور رات گئے تک سردی ہو جاتی لیکن مسیح کے پروانوں نے اس سردی کی قطعی پروا نہیں کی وہ جوق در جوق دیوانوں کی طرح نماز تہجد اور نماز فجر کی ادائیگی کے لئے بیت الذکر پہنچ جاتے اور کوشاں رہتے کہ انہیں اگلی صفوں میں جگہ ملے۔

مسنون دعائیں کثرت سے پڑھی جارہی تھیں جس سے قادیان کی فضائیں فرش سے عرش تک قرآن کریم کے نور مجسم سے منور و معطر تھیں۔ کلام اللہ کی برکات سے قادیان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کی چادر نے ڈھانپ رکھا تھا۔

اللہ تبارک تعالیٰ کا خاص فضل اور رحم دیکھئے کہ قادیان میں کئی روز سے سخت سردی تھی سرشام ہی گہری کُہر چھانا شروع ہو جاتی تھی صبح تک ایسا موسم ہوتا کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دیتا تھا اور دن چڑھے بھی دیر تک کُہر سے سردی محسوس ہوتی رہتی۔ لیکن جلسہ کے پہلے روز ہی صبح 9 بجے تک نہ صرف کُہر مکمل طور پر چھٹ گئی بلکہ تیز دھوپ بھی نکل آئی جس میں جلسہ کی افتتاحی تقریب نہایت اطمینان سے جلسہ کے شایان شان منعقد ہوئی۔ جلسہ کے تینوں ایام نہایت اچھے موسم میں وقوع پذیر ہوئے۔

28,27,26 دسمبر تین ایام جلسہ ہوا جس میں چھ اجلاس منعقد ہوئے۔ آخری اجلاس جو اختتامی اجلاس تھا وہ مورخہ 28 دسمبر 2011ء کو ساڑھے چار بجے دوپہر حضور پُرنور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت صدارت میں براہ راست مواصلاتی سیارہ سے لندن اور قادیان سے بیک وقت نشر ہوا۔ حضور پُرنور کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہوئے تو اپنے پیارے امام کو دیکھ کر حاضرین جلسہ نے پُرشگاف نعرے لگا کر اپنے امام کا استقبال کیا۔

اجلاس کی کارروائی کلام پاک کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ تلاوت کے بعد اس کا اردو ترجمہ پیش کیا گیا۔ بعدازاں حضرت مسیح موعود کا فارسی منظوم کلام نہایت ترنم اور سوز سے ایک احمدی دوست نے سنایا۔ اردو نظم کے بعد حضور پُرنور نے روح پرور خطاب سے حاضرین جلسہ کو نوازا۔ اس دوران حضور پُرنور کے ارشاد پر حاضرین جلسہ نے عقیدت و احترام کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے حضور کے خطاب کے دوران بار بار فلک شگاف نعرے لگائے۔

حضور کا پاک خطاب ساڑھے پانچ بجے شام (انڈیا ٹائم) انتہائی پُرسوز دعا کے بعد اپنے اختتام کو پہنچا اور حضور پُرنور نے نہایت درد دل سے دعا کروائی۔

بعدازاں حضور پُرنور نے احباب جماعت کے مختلف افراد سے ازراہ شفقت ان کا منظوم کلام سماعت فرما کر ان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ یوں ہندوستان کے وقت کے مطابق 6 بجے شام یہ جلسہ بخیر و خوبی اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور رحم سے اختتام پذیر ہوا۔

یہاں میں دو اہم واقعات کا ذکر کرنا بھول گیا ہوں جو مضمون ختم کرنے کے بعد عرض خدمت ہیں۔ ایک یہ کہ جلسہ کے دوسرے روز مغرب اور عشاء کی نمازوں کی ادائیگی کے بعد میں جلدی میں تھا۔ روزانہ میں نمازوں کی ادائیگی کے بعد تاخیر سے بیت سے نکلتا تا کہ میں اپنے جوتے تلاش کرنے کی زحمت سے بچ سکوں کیونکہ جوتوں کی مقررہ جگہ پر ہزاروں نمازیوں کے جوتوں کے ڈھیر لگ جاتے تھے جلدی میں میں نے یہ سمجھ کر کہ یہ میرا ہی جوتا ہے وہ میرے جوتے کے رنگ سے عین مشابہت رکھتا تھا میرے پاؤں میں ٹھیک آیا میں پہن کر آ گیا۔ اپنے مسکن پر آیا تو اہلیہ نے کہا یہ آج تم پرانا سا جوتا کیوں پہن کر آ گئے ہو جبکہ تمہارا جوتا نہ صرف قیمتی تھا بلکہ تم نے اس جلسہ کے لئے خریدا تھا اور آج اسے پہنے صرف دوسرا دن تھا۔

جلسہ قادیان کے دوران افراد جماعت کا تقویٰ دیکھیں اگلی صبح میں نے تبدیل شدہ پرانے جوتے وہیں صبح تہجد کے وقت رکھ دیئے جہاں سے میں نے پہنے تھے۔ نماز کی ادائیگی کے بعد میں دیر تک بیت میں بیٹھا رہا پھر جب میں بیت سے نکلنے کے لئے جوتوں کی مقررہ جگہ پر آیا تو میرے نئے جوتے وہاں پڑے تھے اور جن صاحب کے ساتھ میری غلطی کی وجہ سے تبدیل ہو گئے تھے وہ اپنے پرانے جوتے لے گئے تھے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب شادی

مکرم ڈاکٹر عمران احمد خان صاحب ابن محترم مسعود احمد صاحب دہلوی مرحوم سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم احمد فیضان خان صاحب کینیڈا کے نکاح کا اعلان محترمہ امۃ المصور حنا صاحبہ بنت مکرم ناصر خان صاحب راولپنڈی کے ساتھ مبلغ بیس ہزار ڈالر حق مہر پر مورخہ 25 فروری 2012ء کو بعد نماز عصر مکرم رشید احمد طیب صاحب مربی سلسلہ نے بیت الناصر دارالرحمت غربی ربوہ میں کیا۔ اُسی روز شادی کی تقریب مغل بینکوئیٹ ہال میں بعد نماز عشاء منعقد ہوئی۔ مورخہ 26 فروری کو بعد نماز ظہر احاطہ دفاتر تحریک جدید میں دعوت ولیمہ کے موقع پر محترم مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کروائی۔ دلہا اور دلہن کا تعلق ددھیال کی طرف سے حضرت محمود الحسن صاحب کی نسل سے ہے جبکہ دلہن ننھیال کی طرف سے حضرت بابو اعجاز حسین صاحب آف دہلی کے خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کی کامیابی کیلئے درخواست دعا ہے نیز اللہ تعالیٰ انہیں اپنے سایہ رحمت میں رکھے اور بیشمار برکتوں سے نوازے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم مرزا عبدالرشید صاحب پنشنر تحریک جدید وسیکرٹری وصایا دارالعلوم غربی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم حسن محمد خان عارف صاحب سابق نائب وکیل التبشیر حال کینیڈا بلحاظ عمر صاحب فراش ہیں۔ نیز ان کی بیگم محترمہ فیض اختر صاحبہ فریکچر اور دیگر عوارض کی وجہ سے چلنے پھرنے سے محروم ہوگئی ہیں۔ احباب کرام سے سلسلہ کے دیرینہ خادم اوران کی بیگم صاحبہ کی مکمل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم ارشاد احمد عادل صاحب مربی سلسلہ کھوسکی ضلع بدین تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی خدیجۃ النورین عمر پونے تین سال کا جسم گرم پانی گرنے کی وجہ سے 40 فیصد جل گیا ہے اور عزیزہ کو سول ہسپتال حیدرآباد کے برن وارڈ میں داخل کرا دیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت کاملہ وعاجلہ اور لمبی زندگی عطا فرمائے نیز جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم محمد اکرم صاحب ڈرائیور ناصر فائر فائٹنگ سروس ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم ڈاکٹر ناصر عارف صاحب جرمنی پھیپھڑوں اور سانس کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور محض اپنے فضل سے ہر قسم کی پیچیدگیوں سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم مسلم حیات صاحب دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی عافیہ حیات بڑی آنت کے مرض میں مبتلا ہے اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم عابد انور خادم صاحب تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ منیرہ ملک صاحبہ لاہور کینٹ بیمار ہیں طبیعت پہلے سے بہتر ہے ہسپتال سے گھر آ گئی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم شاہد محمود صاحب مربی سلسلہ بلدیہ ٹاؤن کراچی تحریر کرتے ہیں۔

میرے برادر نسبتی مکرم ودود احمد بلال صاحب سکاربرو کینیڈا کے بیٹے دیان احمد واقف نو بعمر 5 سال بعارضہ بلڈ کینسر بیمار ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور محض اپنے فضل سے ہر قسم کی پیچیدگیوں سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم حکیم منور احمد عزیز صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ماسٹر نصیر احمد چوہان صاحب سابقہ صدر جماعت احمدیہ جاکے ڈھنڈسہ ضلع سیالکوٹ حال دارالفتوح شرقی ربوہ ابن مکرم طالب حسین صاحب مرحوم لمبے عرصہ سے علیل ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے۔ بغرض علاج فیصل آباد گئے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور محض اپنے فضل سے ہر قسم کی پیچیدگیوں سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالرزاق فراز صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ نذیراں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب مرحوم یکم مارچ 2012ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ ان کی نماز جنازہ یکم مارچ 2012ء کو بیت مبارک ربوہ میں بعد نماز عصر محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد دعا محترم راجہ نصیر احمد صاحب نے کروائی۔ مرحومہ تہجد گزار اور خلافت سے گہری عقیدت اور محبت رکھتی تھیں۔ آپ نے ان پڑھ ہونے کے باوجود اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت میں کوئی کمی نہ آنے دی۔ آپ مہمان نواز، خوش اخلاق اور خداترس خاتون تھیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم مشتاق احمد صاحب سابق قائد خدام الاحمدیہ ضلع مظفرگڑھ، خاکسار اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ تمام بچے شادی شدہ ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور تمام سوگواران کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ابرار احمد صاحب نصیر آباد عزیز ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب مرحوم جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور حضرت چوہدری فیروز دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی اور مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کی بھابھی تھیں مورخہ 21 فروری 2012ء کو طویل علالت کے بعد فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بعمر 81 سال وفات پا گئیں۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 21 فروری کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھائی، بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد دعا مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اشاعت نے کروائی۔ آپ نے ایک عرصہ لمبا انتہائی صبر و استقامت سے بیوگی میں گزارا اور باوجود کم تعلیم یافتہ ہونے کے ہم تینوں بہن بھائیوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا۔ ہم تینوں نے ناظرہ قرآن کریم بھی اپنی والدہ ہی سے پڑھا۔ آپ صدقہ اور دعا پر خاص یقین رکھتی تھیں اور پوری رغبت سے اس پر قائم رہیں۔ اس کے علاوہ کسی کا قرض بھی پوری توجہ اور ذمہ داری سے بروقت ادا کرتی تھیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹے خاکسار، مکرم نثار احمد صاحب کینیڈا اور ایک بیٹی مکرمہ قمر النساء صاحبہ اہلیہ مکرم نعیم احمد صاحب جرمنی سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری ماں کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

پروگرام ایم ٹی اے انٹرنیشنل

(پاکستانی وقت کے مطابق)

15 مارچ 2012ء

12:30 am	سوال وجواب
1:45 am	الترتیل
2:15 am	فقہی مسائل
2:50 am	چلڈرن کلاس
3:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جون 2006ء
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
6:00 am	فقہی مسائل
6:30 am	لقاء مع العرب
7:30 am	پاکستان کے خوبصورت نظارے
8:05 am	ریئل ٹاک
9:05 am	الترتیل
9:35 am	دعائے مستجاب
10:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جون 2006ء
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:10 am	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
12:00 pm	سفر حیات
1:05 pm	فیتھ میٹرز
2:10 pm	سپاٹ لائیٹ
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	پشتو سروس
4:50 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	یسرنا القرآن
5:35 pm	بنگلہ سروس
7:05 pm	ترجمۃ القرآن
8:20 pm	سپاٹ لائیٹ
9:10 pm	فیتھ میٹرز
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:25 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2011ء

☆......☆......☆

دنیا کا سب سے چھوٹا سٹیم انجن تیار کر لیا گیا

جرمنی میں سائنسدانوں نے دنیا کا سب سے چھوٹا بھاپ سے چلنے والا سٹیم انجن بنانے کا دعویٰ کیا ہے۔ خورد بینی جسامت کا یہ ماڈل رابرٹ سٹرلنگ کے ایک سو بچانوے سال پرانے ڈیزائن کے طرز پر بنایا گیا ہے۔ اس ماڈل میں پسٹنز کی جگہ لیزر کا استعمال کیا گیا ہے۔ سائنسدانوں نے یہ تحقیق یونیورسٹی آف سٹٹگارڈ کے میکس پلینک انسٹیٹیوٹ فار انٹلیجنٹ سسٹمز میں کی اور نیچر فزکس نامی جریدے میں شائع ہوئی ہے۔ سائنسدانوں کا کہنا تھا کہ وہ اس بات پر حیران ہیں کہ یہ انجن کس قدر موثر طریقے سے حرارت کو قابل استعمال طاقت میں تبدیل کرتا ہے۔ لیکن ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ اس انجن کا چلنا ہموار نہیں ہے اور اس وقت اس انجن کا کوئی کارآمد استعمال نہیں ہے۔ روایتی سٹرلنگ انجن میں ایک گیس کا سلنڈر استعمال ہوتا ہے۔ جس کے ایک حصے کو گرم اور دوسرے حصے کو ٹھنڈا کیا جاتا ہے۔

امریکہ: طوفانی ہواؤں سے 33 ہلاک، پورا قصبہ غائب

امریکہ کی جنوبی مشرقی پانچ ریاستوں میں طوفانی ہواؤں اور بگولوں سے کم از کم 33 افراد ہلاک ہوگئے، جبکہ ریاست انڈیانا میں ایک پورا قصبہ میریزول بالکل غائب ہوگیا ہے۔ امریکہ کے محکمہ موسمیات کے مطابق کینٹکی اور انڈیانا کی ریاستوں میں شدید طوفان اور ژالہ باری ہوئی ہے۔ طوفانی جھکڑوں نے الاباما میں کئی گھروں کو نقصان پہنچایا اور کم از کم پانچ افراد زخمی ہوگئے۔ طوفانی ہواؤں اور جھکڑوں سے کئی آبادیاں تباہ ہو گئیں۔ فرانسیسی خبر رساں ایجنسی کے مطابق ایک سکول کی بس اڑ کر ایک گھر سے ٹکرا گئی، کئی ٹرک اڑ کر جھیلوں میں جا گرے، اینٹوں سے بنے گھر ملبے کا ڈھیر نظر آ رہے ہیں۔ ریاست انڈیانا میں 13 جبکہ کینٹکی میں 12 ہلاکتوں کی تصدیق ہوگئی ہے۔ صرف جمعہ کے روز ریاست کینٹکی سے 13 طوفانی بگولے گزرے۔ اوہایو میں بھی 2 افراد کی ہلاکت کی اطلاعات ہیں۔

انڈونیشیا کے چڑیا گھر میں زرافہ کی موت، پیٹ سے 20 کلو پلاسٹک برآمد

انڈونیشیا کے سب سے بڑے چڑیا گھر میں یہاں ایک زرافہ کی موت ہوئی ہے جس کے پوسٹ مارٹم کے دوران پیٹ سے 20 کلو پلاسٹک ڈھیلے کی شکل میں ملا ہے۔ ڈاکٹروں کے مطابق موت کا سبب یہی پلاسٹک ہو سکتا ہے۔

(نظارت تعلیم)

المحمود اور النور پرائمری معلم سکولز کا اجراء

خدا کے محض فضل و کرم سے نظارت تعلیم فروغ تعلیم کے سلسلے میں کوشاں ہے اور تعلیمی منصوبہ جاری کردہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث پر عمل درآمد کر رہی ہے۔ اسی سلسلہ میں معلم سکولز ایسی جماعتوں میں کھولے جا رہے ہیں جہاں گورنمنٹ یا پرائیویٹ سکولز نہ ہوں اور احمدی بچوں کو دور جانا پڑ رہا ہو۔ اب تک خدا کے فضل سے 6 سکولز کام رہے ہیں۔

1۔ صادق پور عمرکوٹ جاری شدہ 1988ء
2۔ بستی اللہ داد راجن پور جاری شدہ 2000ء
3۔ بستی رنداں ڈیرہ غازیخان جاری شدہ 2003ء
4۔ بیٹ ناصر آباد مظفر گڑھ جاری شدہ 2004ء
5۔ بیٹ دریائی مظفر گڑھ جاری شدہ 2005ء
6۔ ڈیرہ وارث خوشاب جاری شدہ 2011ء

المحمود پرائمری معلم سکول شیر گڑھ

امسال ماہ فروری میں دو نئے سکولز جاری کئے گئے ہیں۔ المحمود پرائمری معلم سکول شیر گڑھ بیرون تحصیل چوبارہ ضلع لیہ میں فی الوقت مکرم میاں خان صاحب کے گھر میں جو کہ خالی پڑا تھا سکول جاری کیا گیا ہے جس میں 22 بچے داخل ہوئے ہیں سب سے پہلے معلم مکرم اللہ نواز صاحب بی۔اے مقرر ہوئے ہیں۔ شیر گڑھ بیرون چوبارہ سے 30 کلومیٹر کے فاصلے پر ریت کے ٹیلوں کے درمیان واقع ہے۔ یہاں پر عرصہ دراز سے احمدی آباد ہیں۔ جو جوئیہ فیملی سے تعلق رکھتے ہیں یہاں پر ہماری بیت معلم ہاؤس اور احمدیہ قبرستان ہے۔ 10 فروری 2012ء کو مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب نائب ناظر تعلیم نے اس سکول کا افتتاح کیا۔ 11:30 بجے افتتاحی تقریب تلاوت سے شروع ہوئی۔ نظم کے بعد صدر صاحب شیر گڑھ بیرون نے استقبالیہ کلمات پیش کئے۔ مکرم نائب ناظر صاحب نے سکول کے قیام کی غرض و غایت اور تعلیم کی اہمیت بیان کی۔ بعد ازاں بچوں میں ٹافیاں اور بسکٹ تقسیم کئے گئے اور اختتامی دعا کے ساتھ کارروائی ختم ہوئی۔

النور پرائمری معلم سکول چاہ بی بی والا ضلع لودھراں

دوسرا معلم سکول چاہ بی بی والا ضلع لودھراں میں جاری کیا گیا ہے۔ چاہ بی بی والا لودھراں شہر سے 35 کلومیٹر دور واقع گاؤں ہے۔ جس کے اردگرد 8 ڈیروں پر احمدی احباب رہتے ہیں۔ اس سکول کے لئے جماعت نے ایک کنال جگہ دی فی الحال سکول بیت کے ساتھ لجنہ ہال میں جاری کیا گیا ہے۔ النور پرائمری معلم سکول کا افتتاح 11 فروری کو 11:30 بجے مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب نائب ناظر تعلیم نے کیا۔

تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد استقبالیہ کلمات مکرم امیر صاحب نے پیش کئے اور نائب ناظر صاحب تعلیم نے سکول کے قیام کی غرض و فروغ تعلیم کے سلسلے میں نظارت تعلیم کی کاوشوں کا ذکر کیا۔ تقریب کے اختتام پر تمام بچوں میں شیرینی اور ٹافیاں تقسیم کی گئیں۔ 24 بچے شامل تقریب ہوئے اللہ تعالیٰ ان سکولز کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 7۔ مارچ

طلوع فجر	5:03
طلوع آفتاب	6:27
زوال آفتاب	12:20
غروب آفتاب	6:12

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

بیمار کی عیادت کرنا فرض ہے
حکیم منور احمد عزیز چک چٹھہ حافظ آباد والے دارالفتوح شرقی ربوہ
فون 0476214029 موبائل: 03346201283

احمدی بھائیوں کے لئے خاص رعایت
FAJAR RENT- A CAR
121-MF زینب ٹاور لنک روڈ ماڈل ٹاؤن لاہور
M.ABID BAIG
Contact No:0333-4301898

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
047-6212515
0300-7703500

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائیٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

FR-10

سروس شوز پوائنٹ کالج روڈ سے اقصیٰ روڈ پر منتقل ہو چکی ہے
سروس شوز پوائنٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
سکول شوز کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
0476212762-0301-7970654

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

پاکستان الیکٹرو انجینئرنگ
نکل ٹینک، گولڈ پلانٹ، کروم ٹینک، بیرل ریکٹیفائر ٹرانسفارمر، اوون
ڈرائر مشین، فلٹر پمپ، ٹائٹینیم ہیٹر، پاؤڈر کوٹنگ مشین، ڈی آئنائزر پلانٹ
پی۔وی۔سی لائننگ۔ فائبر لائننگ
پروپرائٹرز: منور احمد۔ بشیر احمد
37۔ دل محمد روڈ، لاہور۔ فون: 042-37247744, 0300-4280871, 0313-4280871